مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مطابق مارچ ۲۰۲۳ء

کاروباری ہر وقت خطرے میں ہے

جو لوگ کاروبار کرتے ہیں اور بازار میں رہتے ہیں ان کیلئے تو مجبوری کی بات ہے؛ لیکن ان کیلئے بھی یہی حکم ہے کہ بازار میں رہیں چوکنا ہو کر، جس طریقہ سے ایک شخص کار چلاتا ہے، ڈرائیور ہے، ہر وقت اپنی ڈیوٹی پر ہے، لیکن ہر وقت خطرے میں ہے اس کی جان، ذرا سی چوک ہوگئی اور تھوڑی سے بے اصولی اور غفلت ہوئی کہ ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے، مگر جسے مہارت ہوتی ہے اسکے ہاتھ پیر آنکھ اور دل سب اعضاء مشغول رہتے ہیں، کوئی بات خلافِ اصول نہیں ہوتی، چنانچہ لاکھوں ڈرائیور ہیں، کام کر رہے ہیں، چل رہے ہیں اپنے قاعدے کے موافق، ایسے ہی جو لوگ کاروبار میں ہیں وہ بھی ہر وقت گناہ کے خطرے میں ہیں، اس کیلئے بھی ڈرائیور والی مہارت اور پختگی کی ضرورت ہے کہ ہر وقت مستعد رہے، ورنہ ذرا سی غفلت ہوئی کہ فوراً پھسلا اور گناہ ہو گیا۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مطابق مارچ ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۵

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ المشائخ عارف باللہ محیی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔(انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۹
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ	۱۵
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۱۷
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۱۹
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۱
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نور اللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	کشکولِ معرفت	حضرت مولانا محمد عبد القوی صاحب دامت برکاتہم	۲۶
۱۰	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نور اللہ مرقدہٗ	۲۷
۱۱	دردِ محبت	حضرت مولانا محمد زکی کیفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۲	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ	۲۹
۱۳	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۴	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۱
۱۵	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

حقیقت، اثرات وثمرات

حجۃ الاسلام حضرت مولانا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

حق تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مال وجاہ کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو جو ہم نے کافروں کو دنیا کی تازگی کی جنس سے دے رکھا ہے۔ کیونکہ اس سے مقصود ان کو فتنہ میں ڈالے رکھنا ہے۔ اور تمہارے پروردگار ہی کی عطا بہتر اور زیادہ پائدار ہے۔

اور قارون ملعون کے قصہ میں ارشاد ہے کہ قارون بن سنور کر ٹھاٹھ کے ساتھ جلوس میں نکلا اور بعض لوگوں کو یہ تزک واحتشام دیکھ کر حرص ہوئی تو جن لوگوں کو علم مرحمت ہوا تھا وہ کہنے لگے کہ افسوس تم اس ناپائیدار چیز کی حرص کرتے ہو، دیکھو حق تعالیٰ کا ثواب سب سے بہتر چیز ہے۔

اس قصہ سے معلوم ہوا زہد علم کا ثمرہ ہے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح اُٹھتے ہی دنیا کے غم میں گرفتار ہوجاتا ہے حق تعالیٰ اس کا دل پریشان کردیتا ہے اور ملتا اسی قدر ہے جتنا کہ اس کی تقدیر میں لکھا جاچکا ہے۔ اور جو شخص صبح اُٹھتے ہی آخرت کی فکر میں لگ جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کا قلب مطمئن رکھتا اور اس کی دنیا کی خود حفاظت وکفالت فرماتا ہے اس نیک بندے کا دل غنی کردیتا ہے اور اتنی دنیا مرحمت فرماتا ہے کہ یہ منہ پھیرتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے پیچھے بھاگی چلی آتی ہے۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اللہ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا شرح صدر کردیتا ہے۔'' اس کی تفسیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں بیان فرمائی ہے کہ ''اس کے قلب میں ایک نور داخل فرمادیتا ہے، جس سے اس کا سینہ منشرح ہوجاتا ہے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! اس کی شناخت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور دین کی جانب توجہ اور موت سے پہلے موت کا انتظام کرنا شرح صدر کی خاص پہچان ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ''جس کو حق تعالیٰ زاہد بناتا ہے اس کے قلب میں حکمت القاء فرماتا ہے اور دنیا کی بیماری وعلاج سے آگاہ کردیتا ہے اور اس جہاں فانی سے بے لوث باہر نکال کر دارالسلام میں پہنچادیتا ہے۔ اس کے بعد صحابہؓ سے فرمایا کہ صاحبو! حق تعالیٰ سے حیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ حیا تو کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں رہنا نہیں ہے وہاں مکانات بناتے ہو اور جو کھا نہیں سکتے وہ جمع کرتے ہو۔ یاد رکھو کہ بندہ کا ایمان اس وقت کامل ہوتا ہے جبکہ گوشۂ گمنامی میں پڑے رہنے کو شہرت سے زیادہ پسند کرے اور دنیا کے متعلق ہر شے کی قلت کو اس کی کثرت سے زیادہ محبوب سمجھے۔ خوب سمجھ لو کہ جب انسان دنیا میں زاہد بنتا ہے تو حق تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہے اور جب وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے تو مخلوق کی نظروں میں بھی محبوب ہوجاتا ہے۔

حقیقی زہد یہ ہے کہ انسان دنیا کے مال ومتاع کی جانب التفات نہ کرے اور باوجود اس کے حاصل کرنے کی قدرت کے پھر اس کی جانب متوجہ نہ ہو۔

اور زہد کی اصل وہ نور اور علم ہے جو اللہ کی طرف سے بندہ کے قلب میں ڈال دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے سینہ کھل جاتا ہے اور یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ دنیا کے جملہ ساز وسامان مکھی کے پَر سے بھی زیادہ حقیر اور آخرت ہی بہتر و پائیدار ہے۔ جس وقت یہ نور حاصل ہوتا ہے تو اس وقت حقیر دنیا کی آخرت کے مقابلے میں اتنی وقعت نہیں رہتی جتنی کسی بیش قیمت جواہر کے مقابلہ میں ایک پھٹے پرانے چیتھڑے کی وقعت ہوا کرتی ہے۔

اور زہد کا ثمرہ یہ ہے کہ بقدر ضرورت وکفایت دنیا پر قناعت حاصل ہوجائے۔ پس زاہد اسی مقدار پر کفایت کیا کرتا ہے جتنا کسی مسافر کو سفر کا توشہ اپنے ساتھ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

ایک تو یہ کہ نفس اگرچہ دنیا کی طرف مائل ہو مگر اس کو جبراً بے التفات بنایا جائے اور دنیا حاصل کرنے سے زبردستی روکا جائے۔ اس حالت کو زہد کہنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا البتہ اگر تزہّد کہا جائے اور زہد کی ابتداء سمجھا جائے تو مناسب ہے۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ نفس دنیا سے اتنا متنفر ہو کہ اس کی طرف مائل ہی نہ ہو اور سمجھ جائے کہ دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا یکجا ہونا چونکہ ناممکن ہے اس لئے آخرت کی لذتوں کے حاصل کرنے میں دنیا کے مال ومتاع پر اس طرح خاک ڈال دینی چاہئے جس طرح کسی بیش بہا جوہر کے خریدنے میں چند روپئے کو خرچ کرنے میں دریغ نہیں ہوتا بلکہ روپیہ دے کر نہایت خوشی سے جوہر لیا جاتا ہے۔ ایسے ہی دنیا کا ساز وسامان چھوڑ کر بڑی مسرت کے ساتھ آخرت کی نعمتیں حاصل کرلی جائیں۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ دنیا کے مال ومتاع کا عدم اور وجود برابر ہوجائے اور یہ خیال رہے کہ جو کچھ دنیا میں ہے وہ حق تعالیٰ کے بے شمار خزانوں بحر زخار (پانی کے بڑے ذخیرہ والا دریا) اور دریائے ناپیدار کنار (جس کا کنارہ ظاہر نہ ہو) کا ایک قطرہ ہے پس اگر مل جائے تو کچھ مسرت نہیں اور اگر نہ ملے یا آیا ہوا ہاتھ سے چلا جائے تو کچھ حسرت نہیں۔ اس درجہ میں نفس نہ تو دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور نہ اس سے متنفر ہوتا ہے اور یہی زہد کے کمال کا درجہ ہے۔ کیونکہ تنفر بھی ایک قسم کی توجہ ہے اور اس شے کے باوقعت ہونے کی علامت ہے۔ اس لئے کہ جس شے کی وقعت ذہن سے نکل جایا کرتی ہے اس کی دونوں جانب یعنی تنفر اور توجہ برابر ہوجایا کرتی ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت رابعہ عدویہ کی مجلس میں لوگوں نے دنیا کی مذمت بیان شروع کی تو آپ نے فرمایا کہ ”دنیا کی قدر ومنزلت تمہارے دلوں میں ہے جب ہی تو تم اس کی مذمت کررہے ہو بھلا ایک ذلیل اور بے قدر شے کی بھی کوئی مذمت کیا کرتا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ جب دنیا کی وقعت قلب سے جاتی رہتی ہے تو رغبت اور نفرت دونوں سے انسان خالی الذہن ہوجاتا ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک لاکھ درہم آئے اور آپ نے ان سے نفرت نہیں کی بلکہ ان کو لے لیا اور اسی دن مساکین پر تقسیم فرما کر خرچ کردیا۔ آپ کی خادمہ نے عرض بھی کیا کہ اے اُم المؤمنین ایک درہم کا گوشت تو خرید لیتے جس سے آپ آج روزہ افطار فرمالیتیں تو آپ نے جواب دیا کہ اگر پہلے یاد دلاتیں تو یہ بھی کرلیتے، اب تو کچھ باقی نہیں رہا۔ یہ درجہ غنا کہلاتا ہے۔ پس ناعاقبت اندیش جاہل صوفی دھوکہ کھاتے اور اپنے

مال کی بڑھوتری وحرص کو غنا کا درجہ سمجھ جاتے ہیں یعنی یوں خیال کرتے ہیں کہ چونکہ ہمارے قلب کو دنیا سے علاقہ نہیں رہا اس لئے ہمیں یہ مال ومتاع کی کثرت مضر نہیں ہے، حالانکہ ان کا یہ خیال شیطانی دھوکہ ہے کہ امتحان کرنے سے اس کی کھوٹ معلوم ہوجائے گی۔ مثلاً اگر سارا مال یک لخت چوری ہوجائے تو دیکھو ان کا کیا حال ہوتا ہے؟ اگر اپنا مال چوری ہوجانے کا اسی قدر اثر ہو جتنا کسی اجنبی کا مال چوری چلے جانے سے ہوتا ہے تب تو سمجھو کہ بے شک ان کے قلب کو مال سے محبت نہیں ہے اور ان کے نزدیک مال کا رہنا اور چلا جانا دونوں برابر ہیں۔

زہد کے اسباب متعدد ہیں۔ کیونکہ کبھی تو دوزخ کا خوف اور عذاب کا اندیشہ زہد کا سبب بن جاتا ہے اور اس زہد کو خائفین کا زہد کہتے ہیں اور یہ سالکین طریقت کے نزدیک ادنیٰ درجہ ہے۔ اور کبھی اُخروی نعمتوں اور لذتوں کی رغبت زہد کا باعث ہوجاتی ہے اور اس کو راجیین کا زہد کہتے ہیں۔ اور یہ درجہ پہلے درجہ سے بڑھا ہوا ہے، کیونکہ رجا یعنی اُمید محبت کو مقتضی ہے اور محبت کی فضیلت تم کو معلوم ہوچکی ہے۔

تیسرا درجہ جو سب میں اعلیٰ ہے وہ یہ ہے کہ ماسوی اللہ کی جانب سے بے توجہی اور نفس کا غیر اللہ کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا زہد کا باعث ہو، اس کو حقیقی زہد کہتے ہیں۔ کیونکہ پہلے دونوں درجوں کے زہد تو ایسے ہیں کہ جیسے کسی نافع سودے کی خرید وفروخت ہوتی ہے کہ ایک حقیر چیز کو اس لئے چھوڑ دیا تاکہ تکلیف دینے والی روح فرسا (روح کو گھس دینے اور فنا کردینے والی) مصیبت اس کی وجہ سے دفع

ہوجائے یا کئی گنا بہتر اور نافع چیز ہاتھ آجائے اور اس درجہ میں ماسوی اللہ کی جانب التفات کرنے ہی کو فضول سمجھا گیا ہے، کیونکہ وہ کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ پس درجہ میں حق تعالیٰ کے سوائے جو چیز بھی ہو خواہ مال ہو یا جاہ یا اور کوئی ایسی شے جس سے عموماً لذت حاصل ہوا کرتی ہے سب ہی سے زہد حاصل ہوجاتا ہے۔ برخلاف پہلے درجوں کے کہ ان میں صرف مال سے زہد حاصل ہوتا ہے جاہ سے نہیں ہوتا ہے۔ اور مال میں بھی بعض انواع سے زہد ہوتا ہے اور بعض سے نہیں ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ان درجوں کے ضعیف ہونے کی ہے۔ کیونکہ انسان کو جاہ کی محبت مال کی بہ نسبت زیادہ ہوا کرتی ہے اور جس کی محبت زیادہ ہو اسی سے زہد حاصل ہونا قابل اہتمام وتوجہ بھی ہے۔

زہد کے معنی یہ ہیں کہ باوجود دنیا حاصل کرسکنے کے دنیا سے ایسا بے التفات ہوجائے کہ دنیا اس کے پیچھے بھاگے اور یہ اس سے دامن چھڑائے۔ اور اگر معاملہ برعکس ہو کہ یہ دنیا کو حاصل کرنا چاہے مگر دنیا اس کے ہاتھ نہ آئے اس کو زہد نہیں کہتے بلکہ اس کا نام فقر ہے اور فقر کا درجہ زہد کے برابر نہیں ہے۔ ہاں فقیر کو تونگری پر فضیلت ضرور ہے کیونکہ تونگری میں دنیا کی لذتوں سے دل بستگی ہوجاتی ہے اور اس لئے مرتے وقت ان مرغوبات کے چھوڑنے کی حسرت ہوا کرتی ہے اور دنیا گویا جنت معلوم ہوتی ہے اور آخرت قید خانہ۔ برخلاف فقر کے کہ اس حالت میں لذتوں سے اگرچہ جبراً قہراً باز رکھا گیا ہے تاہم چونکہ کبھی کسی چیز کا ذائقہ اور مزہ منہ کو نہیں لگتا اس لئے مرتے وقت کسی چیز کی محبت میں دل نہ اٹکے گا بلکہ دنیا کو دارالالم اور تنگدستی کا گھر سمجھے گا اور آخرت کی آزادی وخوش عیشی کا گھر اور جنت معلوم ہوگی۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

نفلی صدقات کے مصارف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔ (البقرۃ:۲۱۵)

ترجمہ: لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ (اللہ کی خوشنودی کیلئے) کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیجئے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو وہ ماں باپ، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کیلئے ہونا چاہئے۔ اور تم بھلائی کا جو کام بھی کرو، اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔

صدقات کے پانچ مصارف:

۱۔ سب سے پہلے حق والدین کا حق ہے یعنی سب سے پہلے ماں باپ کی خدمت میں خرچ کرنا چاہئے جو اولاد کے وجود ظاہر کا سبب بنے اور اولاد کو نہایت شفقت ومحبت سے پالا پوسا۔ گویا اسلام نے یہ اصول تعلیم فرمایا کہ خیرات ونیکی اپنے قریب سے شروع کرو اور دور تک پہنچاؤ۔

۲۔ والدین کے بعد قرابت اور رشتہ دار ہیں کہ جن پر خرچ کرنا چاہئے تاکہ صدقہ اور صلہ رحمی دونوں جمع ہوجائیں۔

۳۔ رشتہ داروں کے بعد یتیموں پر خرچ کرنے کی ہدایت فرمائی گئی کہ باپ نہ ہونے کی وجہ

سے کوئی ان کا کفیل اور ذمہ دار نہیں اور کم عمر اور نابالغ ہونے کی وجہ سے خود کمانے کے قابل نہیں۔

۴۔ اس کے بعد عام محتاجوں اور مساکین پر خرچ کرنے کو کہا گیا جو کہ کمزور اور معذور ہونے کی وجہ سے کمانے سے مجبور ہیں۔

۵۔ عام محتاجوں کے بعد مسافروں پر خرچ کرنے کا حکم دیا گیا کہ جو اپنے وطن اور عزیز واقارب سے دور ہونے کی وجہ سے اور زادِ راہ ختم ہوجانے کی وجہ سے بمنزلہ محتاج اور فقیر کے ہوگئے ہوں۔ اگرچہ گھر اور وطن میں وہ دولت مند ہوں۔

یہاں آیت میں مستحقین کے بیان کے بعد یہ بھی فرمادیا کہ جو کچھ نیکی تم کروگے اور حلال کمائی پاک مال سے راہِ خدا میں صرف کروگے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ تمہارا خرچ کیا ہوا ضائع نہ جائے۔ اس کی جزا اور ثواب یقیناً ملے گا۔

نفلی صدقات کے باعث ثواب بننے کیلئے اہم شرط:

یہاں اس آیت کی تشریح کے سلسلہ میں یہ بھی ذکر کردینا ضروری ہے کہ اس رکوع میں تین آیات کے بعد پھر یہی سوال ''یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ'' دہرایا گیا ہے اس کے جواب میں وہاں ارشاد ہوا ہے کہ جو مال ضروریات سے زائد ہو یعنی جس کے خرچ کرنے سے خود پریشان ہوکر دنیوی تکلیف میں یا کسی کا حق ضائع کرکے اُخروی تکلیف میں مبتلا نہ ہونا پڑے۔ تو ان دونوں آیات کی ہدایات سے یہ حاصل ہوا کہ نفلی صدقات میں اس کا خیال اور اس کی رعایت ضروری ہے کہ جو مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہی خرچ کیا جائے۔ اپنے اہل وعیال اور بیوی وبچوں کو تنگی اور پریشانی میں ڈال کر اور ان کے حقوق کو تلف کرکے خرچ کرنا ثواب نہیں۔ اسی طرح جس کے ذمہ کسی کا قرض ہے تو قرض خواہ کو ادا نہ کرنا اور نفلی

صدقات میں خیرات وصدقات میں مال دینا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں۔

الغرض یہاں راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی اور صدقات وخیرات نافلہ کی ترغیب دی گئی اب مال کے بعد راہِ خدا میں جان قربان کرنے کا حکم اگلی آیت میں دیا جاتا ہے۔

دُعاء کیجئے:

یا اللہ! آپ نے اس دنیا میں ہمیں جو کچھ مال ودولت عطا فرما رکھا ہے اس میں سے جملہ حقوق کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما اور اپنے والدین اور عزیز واقرباء اور غرباء ومساکین کے ساتھ احسان اور سلوک کرنے کی توفیق مرحمت فرما۔

یا اللہ! مال ودولت کی بے جا محبت سے ہمارے قلوب پاک فرما۔ اور اپنے دیئے ہوئے مال کو اپنی رضا میں دل کھول کر خرچ کرنے کی ہم کو توفیق نصیب فرما۔

یا اللہ! ہم میں سے جن کے والدین موجود ہیں ہم کو ان کی ہر طرح کی جانی مالی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما اور ان کو خوش رکھ کر آپ کی خوشنودی کی سعادت حاصل کرنا ہمارے لئے آسان فرما۔

یا اللہ! والدین کے بعد عزیز واقرباء کے جو حقوق آپ نے مقرر کئے ہیں ان کی بھی خدمت کر کے ہم کو صلہ رحمی عطا فرما۔

یا اللہ! دیگر حقوق العباد جو آپ نے اپنے بندوں کے ساتھ احسان وسلوک کرنے میں مقرر فرمائے ہیں ہمیں ان کے ادائیگی کی بھی توفیق کاملہ عطا فرما۔

یا اللہ جو کچھ آپ کی توفیق سے احسان وسلوک ہم سے ہو جائے اُسے اپنی رحمت سے قبول فرما اور ہمارے لئے باعثِ اجر وثواب بنا۔ آمین

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

ایثار

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

احسان کا ایک اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ آدمی ایک چیز کا خود ضرورت مند ہو، لیکن جب کوئی دوسرا حاجت مند اس کے سامنے آجائے تو وہ چیز اس کو دیدے اور خود تکلیف اُٹھالے، اسی کا نام ایثار ہے اور بلاشبہ انسانی اخلاق میں اس کا مقام بہت بلند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خود اپنا طرزِ عمل بھی یہی تھا اور دوسروں کو بھی آپ اس کی تعلیم وترغیب دیتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یُضَیِّفُهٗ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ وَنَوِّمِیْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی بِیَدِهٖ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ كَیْ تُصْلِحِیْهِ

فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَقَدْ عَجِبَ اللهُ اَوْ ضَحِكَ اللهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں بڑا دُکھی فقیر ہوں (مجھے بھوک بہت ستا رہی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض ازواجِ مطہرات کو کہلا بھیجا (کہ اگر کھانے کی کوئی چیز ہو تو ایک ایسے حاجت مند کے لئے بھیج دو) وہاں سے جواب ملا کہ قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمارے ہاں اس وقت کھانے پینے کی کوئی چیز پانی کے سوا نہیں ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کسی دوسرے گھر میں کہلا کے بھیجا، وہاں سے بھی یہی جواب ملا، پھر (یکے بعد دیگرے اپنے اپنے سب گھروں میں کہلا کے بھیجا اور) ان سب کی طرف سے یہی جواب ملا (کہ اس وقت کھانے پینے کی کوئی چیز پانی کے سوا نہیں ہے، اپنے سب گھر والوں سے یہی جواب ملنے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابۂ حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا: تم میں سے کون اس بندے کو اپنا مہمان بنا سکتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہوگی! انصار میں سے ایک طلحہ نامی شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو میں اپنا مہمان بناتا ہوں، چنانچہ وہ اس حاجت مند شخص کو اپنے گھر لے گئے اور بیوی سے کہا: (اس وقت ایک مہمان کیلئے) کیا تمہارے ہاں کچھ ہے؟ بیوی نے

جواب دیا کہ بس اپنے بچوں کا کھانا ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے (یہاں تک کہ میرے اور تمہارے کھانے کیلئے بھی کچھ نہیں ہے)۔ ابوطلحہ نے کہا تو پھر ایسا کرو کہ ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا کر (بلا کھلائے) سُلا دو اور جب ہمارا مہمان گھر میں آجائے تو (اپنے طرزِ عمل سے) اس پر یہ ظاہر کرنا اور ایسا دکھانا کہ (اس کے ساتھ) ہم بھی کھائیں گے، پھر جب وہ کھانے کیلئے ہاتھ بڑھائے (اور کھانا شروع کردے) تو تم چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے چراغ کے پاس جانا اور اس کو گُل کردینا (تاکہ گھر میں اندھیرا ہوجائے اور مہمان یہ نہ دیکھ سکے کہ ہم اس کے ساتھ کھا رہے ہیں یا نہیں) چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا، پس بیٹھے تو سب، لیکن کھانا مہمان ہی نے کھایا اور ان دونوں میاں بیوی نے بھوکے رہ کر گذاری، پھر جب صبح ہوئی تو ابوطلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اور ان کی بیوی کا نام لے کر اُن کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فلاں بندے اور فلاں بندی کا یہ عمل بہت ہی پسند آیا اور اللہ تعالیٰ بہت ہی خوش ہوئے۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وتربیت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عملی نمونہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایثار کی یہ صفت جس درجے میں پیدا کردی تھی، یہ واقعہ اس کا نمونہ ہے۔ قرآن مجید میں انصار کی اسی صفت اور اسی سیرت کی مدح ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ ''وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ''

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ مشغول الی اللہ کو فضول چیزوں کی فرصت کہاں ایک مرد ار عورت پر کوئی عاشق ہوجائے اس میں سب کچھ بھول جاتا ہے مگر یہ لوگ درویشی کا دعویٰ کرتے ہیں اور ہزاروں فضولیات میں ان کو ابتلا رہتا ہے کانپور میں ایک ایسے ہی درویش نے دوسال میں ایک خرقہ اس طرح بنایا کہ درزیوں سے رنگ برنگ کے ٹکڑے جمع کرکے ان کو جوڑا اہتمام کی بھی کوئی حد ہے ایک صاحب کے سوال پر فرمایا کہ اہتمام اور چیز ہے قصد اور چیز ہے اور ان دونوں میں لوگ فرق نہیں کرتے یہ الگ الگ دو چیزیں ہیں۔ بزرگوں کی ریس کرتے ہیں کہ بزرگوں نے خرقہ پہنا ہے تو کیا انہوں نے ایسے تکلیف سے بنایا بھی ہے چند الفاظ یاد کررکھے ہیں اور ان کو بزرگوں کی طرف منسوب کردیتے ہیں اور حقیقت کی کچھ تحقیق نہیں کرتے۔

فرمایا کہ اصلاح اور تبلیغ کا کام نہایت ہی سخت ہے ہر شخص اس کا اہل نہیں ہوتا اس کام کو وہی کرسکتا ہے جس کو حق تعالیٰ نے اس کا اہل بنایا ہو۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا یہی راز ہے کہ اہل سے تبلیغ کا کام لیا اور وہ حضرات

نہایت ہی عالی ظرف تھے ورنہ دوسرا تو ایک دن میں مایوس ہو کر اس کام سے بیٹھ جاتا مگر حضرات انبیاء علیہم السلام نے اپنی ساری عمریں اس میں صرف فرمادیں اور وہی عالی ہمتی رہی دوسرے کا کیا حوصلہ ہے اور آپ یہیں دیکھ لیجئے کہ لوگ ستانے میں میرے اصول اور قواعد کی وجہ سے بے حد خفا ہیں بُرا بھلا بھی کہتے ہیں جب زیادہ گڑبڑ کرتے ہیں میں تنگ آ کر تعلق چھوڑ دیتا ہوں نباہ کی ہمت نہیں ہوتی حالانکہ تھوڑا سا غبار بھی نکال لیتا ہوں چنانچہ اگر ایسے شخص کا خط آتا ہے تو جواب میں کچھ لکھ لکھ پڑھ کر دل ٹھنڈا کر لیتا ہوں اگر سامنے ہوتا ہے ڈانٹ ڈپٹ کر لیتا ہوں شفاء غیظ کے بعد بھی بعض اوقات قلب پر ایسا اثر رہتا ہے کہ آئندہ اس سے خطاب کی ہمت نہیں ہوتی۔

مگر حضرات انبیاء علیہم السلام کے صبر کو دیکھئے کہ سب کچھ سنتے تھے اور سب کچھ سہتے تھے اور پھر اصلاح اور تبلیغ کرتے تھے کیا ٹھکانا ہے اس عالی ظرفی کا اس سے ان حضرات کی شان معلوم ہوتی ہے فی الحقیقت یہ کام ان ہی حضرات کا تھا ہم تو ایک دن کی تبلیغ میں مایوس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام سب سے بڑی عمر والے نبی ہیں انہوں نے نوسو برس تبلیغ اور اصلاح کی اس میں صرف تقریباً اسّی مسلمان ہوئے مگر ایک دن بھی آپ کو مایوسی نہیں ہوئی اسی کو مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

نوح نہ صد سال دعوت می نمود　　دم بہ دم انکار قومش می فزود
ہیچ از دعوت عنان واپس کشید　　ہیچ اند غار خاموشی خزید

(نوح علیہ السلام نے نوسو برس تبلیغ فرمائی اور ان کی قوم کا انکار برابر بڑھتا ہی رہا مگر انہوں نے کیا کبھی تبلیغ چھوڑی یا کبھی کسی غار وغیرہ میں خاموش ہو کر بیٹھے)۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

اِرشاداتِ محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ انسان اپنی نیکی اور صلاحیت میں چاہے تو اس میں بھی ترقی کرسکتا ہے بس اس کی فکر کرنی چاہئے کہ نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھیں اور اگر کوئی کررہا ہے تو اس کی نیکی کو دیکھ کر اگر تکلیف ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے تو اسے یہ بیماری حسد کی ہے، دینی ترقی، مالی ترقی، دنیا کی ترقی، بہرحال اس کی کسی قسم کی ترقی سے دل میں جلن ہو تو یہ حسد ہے، اس کو آپ جانتے ہیں، اس کا علاج کیا ہے؟ اس کیلئے بہت عمدہ نسخہ ہے کہ اس پر اگر ہمت کرکے عمل کرے تو پھر ان شاء اللہ بہت جلد نفع ہوگا۔ زیادہ نہیں صرف سات باتوں کا اہتمام کرے۔

۱.....جس سے حسد ہے اس سے سلام میں سبقت کرے۔

۲.....جب کہیں سفر میں جائے آئے تو اس سے مل کر جائے۔

۳.....جب سفر سے واپس آئے تو اس کیلئے کچھ نہ کچھ تحفہ بھی لائے۔ (ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے)۔

۴.....کبھی کبھی اس کی دعوت کر دیا کرے اور کبھی چائے اور ناشتہ کرا دیا کرے۔

۵.....اس کیلئے دُعا کرے کہ اس کی نعمت میں ترقی ہو۔

۶.....اس کی تعریف بیان کرے۔

۷.....اپنے دل میں یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ نعمتیں دی ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس سے یہ نعمت چلی جائے تو یہ اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہوا، ظاہر ہے کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

خلاصہ یہ کہ حسد سے بچے، حسد نیکیوں کو اس طرح کھالیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھالیتی ہے، بڑی خطرناک بیماری ہے، اس کا جو علاج ہے اس پر ہمت کر کے عمل کرے تو ان شاء اللہ تھوڑے ہی دن میں نفع ہونا شروع ہو جائے گا۔

ارشاد فرمایا کہ جو لوگ دین نہیں سیکھتے اوہام پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ایک صاحب نے جمعرات کو سیاہ کتا مسجد میں جاتے دیکھا، اُنہوں نے بجائے مسجد سے بھگانے کے اس کو جھک کر ادب سے سلام کیا۔ کسی نے کہا، ارے بھائی یہ کیا؟ جواب دیا کہ جمعرات کے دن سیاہ کتوں کی شکل میں جنّات نکلتے ہیں تو شاید یہ بھی کوئی جن ہو اور شاید یہ جنوں کا بادشاہ ہو اور میرے سلام کرنے سے شاید خوش ہو کر مجھے کوئی خزانہ عطا کر دے۔ ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ'' یہ وہم پرستی اہل علم سے دوری کے سبب ہے۔ کوئی علماء کا صحبت یافتہ ایسی حماقت نہیں کر سکتا۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

واقعہ: مصلح الامت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عامل تھا انہوں نے جنات کو قبضے میں کر رکھا تھا ایک مرتبہ ان میں سے کسی سے بے عنوانی ہوئی ایک جن نے تھپڑ مار دیا اس پر ان کو بھی غصہ آ گیا تو یہ حصار کھینچ کر اس کے اندر بیٹھ گئے اور وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا اوپر سے چڑیا اُڑ کر آتی تھی جل کر مر جاتی تھی وہ چڑیاں دراصل جن تھے جو چڑیوں کی شکل میں آتے تھے۔ جب بہت سارے جن مر گئے تو جنوں کا بادشاہ اس عامل کے پاس آیا کہ حضور! بس کیجئے بہت سے جن مر گئے، بہت خوشامد کی تب جا کر انہوں نے وظیفہ بند کیا۔ تو دیکھا آپ نے، آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کتنی طاقت دی ہے۔

انسان اشرف المخلوقات ہیں۔ سچے مؤمن اور اللہ کے بندے بن جاؤ مخلوق ہمارے بندے بن جائیں گے۔ شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عملیات کے بارے میں کہ وہ کیا خوبی ہے تم دنیا میں کس لئے آئے ہو، خادم بننے یا مخدوم بننے؟ مخدوم بن رہے ہو، مخدوم نہیں خادم بنو، ہم خدمت کیلئے آئے ہیں۔ جن تمہاری خدمت کریں گے، ناراض ہوتے تھے ایک دفعہ، ٹھیک ہے کر لو، ایک

مشغلہ ہوتا ہے لوگوں کا پیسے کماتے ہیں کہ یہ قبضے میں ہو گئے۔

آج کل بہت زیادہ اہتمام ہوتا ہے۔ جب تم خالق کو راضی کرو گے مخلوق آجائے گی تمہارے پاس۔ یہ اللہ والوں کی بات ہوتی ہے۔ کوئی جو ولی ہوتا ہے عملیات کی نیت سے عمل نہیں کرتا وہ نیک عمل کرتا ہے کہ میرا مالک راضی ہو جائے یہ ان کا وظیفہ ہوتا ہے۔ شیخ جو وظیفہ دیتے ہیں اسی لئے کہ قرب الٰہی کیسے ہو جائے؟ تلاوت سے، نماز سے، ذکر خیرات سے قربِ الٰہی بڑھتا ہے، عملیات کی نیت سے نیک عمل نہیں کیا جاتا۔ اسی لئے صدقہ رکھا گیا ہے۔ ایک ہوتا ہے نافلہ، ایک ہوتا ہے واجبہ، دونوں ادا کرے۔ آج اُمت دونوں سے غافل ہے۔ واجبات ادا کرتا نہیں نافلہ کیا ادا کرے گا؟ خوب خرچ کرو نیک راہ میں خرچ کرو گے اللہ اور دے گا بخل نہ کرو۔ جس مالک نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے گا۔

ایک بزرگ تھے اپنے اوپر متعین کر رکھا تھا کہ دو روپئے روزانہ فقیر کو دینا ہے ایک دن کہا کہ کل سے لاؤں گا؟ اور روک لیا اب کوئی پیسہ نہیں آیا۔ جب انہوں نے خرچ کیا تو پھر آ گیا۔ فرشتے متعین ہیں کہ جب خرچ کرے تب دینا ان کو۔ آج لوگ بخیل بنتے ہیں جس مالک نے آج کھلایا وہ کل بھی کھلائے گا۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ عہد کرو، اللہ سے صبح وشام کی فکر مت کرنا اور جب شام ہو تو صبح کی فکر مت کرنا اللہ سے تعلق رکھو یہ ترغیب دی ہے آخرت کی، کتنا پیارا عمل ہے۔ آج ہم لوگ عمل کر ہی نہیں رہے۔ ہم کام میں لگے ہیں دنیا کے یہ کر لو وہ کر لو، جتنا ہاتھ پیر مار لو لیکن جتنا تقدیرِ الٰہی میں ہوگا وہی ملے گا لیکن اللہ پر بھروسہ کرو اسی لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ برکت بھی ہوتی ہے۔ ہمارے اکابر کی یہی شان تھی۔

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اُستاذ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر افتراق کی ابتداء شیخ کی مخالفت سے ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے شیخ کی مخالفت کرتا ہے وہ اُس کے طریقہ پر باقی نہیں رہتا اور ان کے درمیان باطنی تعلق قطع ہوجاتا ہے خواہ مکان میں اجتماع بھی رہے۔ پس جو شخص کسی شیخ کی صحبت میں رہے پھر اپنے دل سے اُس پر اعتراض کرے تو اُس نے عہد صحبت کو توڑ دیا اور اس پر توبہ واجب ہوگئی۔ علاوہ اس کے صوفیاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حقوق مشائخ کے خلاف کرنے کی کوئی توبہ ومعافی نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وجوبِ توبہ سے وجوبِ شرعی مراد نہیں بلکہ اُس خاص شیخ سے نفع حاصل کرنے کیلئے توبہ شرط ہے کیونکہ نفع کی شرط اصل میں انشراح وانبساط ہے اور وہ عادتاً عود نہیں کرتا۔ مگر یہ حکم اکثری ہے کلی نہیں۔

شیخ کی رضا و ناراضگی کے نتائج اکثر شیخ کی وفات کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

میں نے شیخ احمد بن یحییٰ الابیوردی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جس سے شیخ راضی ہوتا ہے۔ شیخ کی حیات میں اس کو اس کی جزاء نہیں دی جاتی تاکہ اس کے قلب سے شیخ کی تعظیم کم نہ ہوجائے۔ جب شیخ کی وفات ہوجاتی ہے اُس وقت اللہ تعالیٰ رضاء شیخ کی جزاء حسن ظاہر فرماتے ہیں۔ اسی طرح جس شخص سے شیخ کا قلب متغیر ہوگیا ہو اس کا بدلہ اس کو شیخ کی حیات میں نہیں دیا جاتا تاکہ شیخ اس پر مہربان نہ ہوجائے کیونکہ عفو وکرم ان حضرات کی طبیعت میں داخل ہوتا ہے پھر جب شیخ کی وفات ہوجاتی ہے اس وقت اس کو ناراضگی کا بدلہ چکھتا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ایک عجیب تدقیق ہے کہ بہت کم لوگ اس پر متنبہ ہوتے ہیں لیکن یہ بھی اکثری ہے اور کبھی کبھی اس کے خلاف واقع ہونا بھی ممکن ہے اور حکمت اس قول کے اندر مذکور ہے۔ شیخ کی ناراضی کا بدلہ اس کی حیات میں نہ ملنا اس کی حکمت شاید یہ بھی ہو کہ اس شخص کو مہلت دی جاتی ہے کہ اس عرصہ میں راضی کرے جیسا کہ سیئات کے لکھنے والے فرشتہ کو اعمال نامہ میں گناہ لکھنے سے اس وقت تک روکا جاتا ہے جب تک اس کے باز آجانے کا احتمال رہتا ہے اور یہ وجہ اقراب الی الرحمۃ الواسعۃ من اللہ ہے جیسا کہ وجہ اول اقرب الی التشدید فی حقوق الشیخ ہے۔

علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ سماع اس شخص کیلئے فتنہ ہے جو اسے طلب کرے اور اس شخص کیلئے راحت کا سبب ہے جو اس کو اتفاقی پالے۔ طلب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خود سماع کا اِرادہ کرے اور بلا اضطرار باطنی کے تکلفاً اس میں مشغول ہو۔

حضرت ابوعلی رودباری رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ کاش ہم اس سے برابر سرابر چھوٹ جائیں (یعنی نہ اس کا کچھ نفع ہو نہ وبال)۔ حضرت عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم کسی مرید کو دیکھو کہ وہ سماع سے رغبت رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ اس میں اب تک آوارگی کا کچھ باقی حصہ موجود ہے۔ اور حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جو قلب خوش آوازی کا ارادہ کرتا ہے وہ قلب ضعیف ہے۔ سماع سے اُس کی دوا کی جاتی ہے جیسے بچہ جب سونا چاہتا ہے تو (خوش آوازی وغیرہ سے) اس کی نیند کیلئے تدبیر کی جاتی ہے۔

حضرت ابوسلیمان نے یہ بھی فرمایا کہ آواز خوش قلب میں کوئی نئی چیز پیدا نہیں

کرتی بلکہ جو کچھ مادہ (خیر یا شر کا) قلب میں مذکور ہوتا ہے اس کو حرکت دیدیتی ہے۔
استاذ ابوعلی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مجلس میں ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ و بن نجید اور حضرت نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور چند اور لوگ جمع ہوئے تو نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب قوم جمع ہو تو ایک آدمی کچھ کہے (یعنی جائز سماع) اور باقی سب خاموش رہیں یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کی غیبت کریں۔

حضرت ابوعمرو نے فرمایا کہ اگر تم تیس برس تک غیبت کرتے رہو اس کا وبال اس سے کم ہے کہ تم سماع کی حالت میں ایسے آثار اپنے اوپر ظاہر کرو جن کے ساتھ تم درحقیقت متصف نہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ غیبت ایک معصیت ظاہرہ ہے جس کو غیبت کرنے والا بھی گناہ سمجھتا ہے۔ اور ایسے حال کا اظہار کرنا جس کے ساتھ درحقیقت متصف نہیں ایک معصیت باطنہ ہے جس کو کرنے والا معصیت ہی نہیں سمجھتا بلکہ بعض اوقات اس کو کمال اور قرب سمجھتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی معصیت زیادہ شدید اور خوفناک ہے کہا گیا کہ بعض حضرات نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں (یعنی سماع میں) غلطی زیادہ ہوتی ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ اوپر ذکر کئے گئے بزرگ صوفیاء وہ ہیں جو سماع کے بارے میں کچھ اجازت فرماتے تھے۔ پھر بھی دیکھئے کہ ان حضرات نے اس میں کس قدر تنگی فرمائی اور قیدیں بڑھائی تو ان حضرات کا حال آپ خود سمجھ سکتے ہیں جو اول ہی سے اس میں پابندیاں لگاتے تھے۔
اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ سماع کا بہ نسبت نفع کے نقصان کا امکان واحتمال زیادہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت وسلامت اور عزائم اُمور پر استقامت طلب کرتے ہیں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

طہارتِ ظاہر و باطن

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ

جس نے کہا خوب کہا ہے ؎

نے در غمِ دوزخ و بہشت اند ایں طائفہ را چنیں سرشت اند

(ان کو دوزخ و بہشت کی فکر نہیں، اس گروہ کے خمیر ہی میں یہ بات ڈال دی گئی ہے)۔ اور بات بھی یہی ہے۔ مقربانِ بارگاہ کا ایک خطرہ یا غیر کی جانب ان کی ایک نظر برابر ہے۔ ساتھ اس روگردانی کے جو دور رہنے والوں میں لاکھوں برس سے پیدا ہوگئی ہو۔ مثال اس کی دنیوی بادشاہوں کے یہاں دیکھو کہ چرواہے اور دربان وغیرہ لاکھوں بیہودہ باتیں بولتے اور غیروں کی صحبت رکھتے ہیں مگر انھیں کوئی ..... بُرا نہیں کہتا۔ اگر کوئی مصاحب یا ہم نشین جو مقربِ بارگاہ ہے ذرا بھی اس نظر سے غیر کو دیکھے یا غیر کے ساتھ صحبت رکھے تو ساری بُرائیاں اس کے سر آئیں گی۔

سنو! مقامِ طہارت بغیر کثیر مجاہدہ کے مرید کو حاصل نہیں ہوسکتا اور بہترین قسم کا مجاہدہ طہارتِ ظاہر کے آداب کی نگہداشت ہے۔ ہر حال میں بقدر وسعت ثابت قدم رہنا ہے۔ اس لئے کہ ظاہر کو باطن سے خاص لگاؤ ہے۔ حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نقل ہے۔ آپ کہا کرتے تھے ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا میں عمرِ ابدی چاہتے ہیں تاکہ اہلِ بہشت نعمتِ بہشت میں مشغول رہیں اور ہم بلائے

دنیا میں گرفتار رہ کر حفظِ آدابِ شریعت پر قائم رہیں۔ یہ بزرگ بغداد کی مسجدِ جامع میں گوشہ نشین ہو گئے۔ جب آپ کا وصال ہوا، ایک دن رات میں ساٹھ بار غسل فرمائے یہاں تک کہ وفات آپ کی غسل ہی کے وقت ہوئی اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی نقل ہے کہ مرض الموت میں آپ نے ساٹھ بار غسل کئے۔ یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا اور خواجہ ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ کی نقل ہے آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب دنیا کا اندیشہ ہمارے دل پر گذرتا ہے تو ہم وضو کرتے ہیں اور جب اندیشہ عقبیٰ کا آتا ہے تو غسل کرتے ہیں۔ اس لئے کہ دنیا محدث ہے اس کا اندیشہ حدث کے درجے میں ہے۔ حدث کے بعد وضو کرنا واجب ہے۔ اور عقبیٰ شہوت کا محل ہے وہ جنابت کا درجہ ہے اس لئے غسل واجب ہے۔

خلاصہ یہ کہ مشائخ رحمہم اللہ نے طہارتِ ظاہر و باطن کی مداومت پر تاکید فرمائی ہے اور بے حد اصرار کیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ طہارت سب کاموں کی جڑ ہے۔ طریقت کا منشاء یہ ہے کہ دل آئینہ کی طرح مصفّیٰ اور منور ہو جائے، تاکہ اس میں عالمِ خلق اور عالمِ ارواح کا عکس نظر آنے لگے اور صاحبِ طریقت زمرۂ عوام سے نکل کر خواص کی صفات سے آراستہ ہو۔ لیکن ہم جیسے ملوث کہ دنیا کے بندے اور عادت کے پابند اور غفلت کی راہ کے زُنّار دار ہیں سوائے غفلت پرستی کے کوئی کام نہیں کرتے اور آتش پرستوں کی طرح محض غافل کے شمار میں ہیں۔

مردانِ دین کی راہ نہیں چلتے اور توحید کے دعوے کرتے ہیں۔ یہ حالت بے باکی اور نابینائی کے سبب ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

عارفانہ نصیحت

حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب دامت برکاتہم

طبیب روحانی وجسمانی مرشدی حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب مدظلہ العالی سے نارائن کھیڑ کے جلسۂ سیرت میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست پر درجِ ذیل عارفانہ نصیحت فرمائی جو دریا بہ کوزہ کا مصداق ہے۔

اس موقع پر لوگوں کو دو باتوں کی طرف توجہ دلاؤ (۱) مکارہ یعنی گناہوں سے اپنے کو بچائیں، ظاہری اعضاء کو بھی اسی طرح باطنی اعضاء کو بھی (۲) کثرتِ ذکر؛ اجتنابِ معصیت؛ اور فکر آخرت ان تین باتوں کا اہتمام کریں۔

زبان ذاکر؛ دل شاکر ہونا چاہئے (اس لئے) ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے دونوں باتوں کا خلاصہ ذکر وفکر (کہلاتا) ہے یہ جملے (دیکھنے میں) چھوٹے ہیں لیکن پُرمغز (اور بہت اہم ہیں)۔

سب لوگوں کو اس بات کی طرف بھی توجہ دلاؤ کہ (دیکھو لوگو!) ہم مسلمان ہیں، ایمان والے ہیں، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنتوں سے عشق پیدا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھے گا، آج اس سلسلے میں اُمت کا رویہ بغاوت ونافرمانی کا ہوگیا ہے۔

ایک مرض عام ہورہا ہے کہ علماء پر تنقیدیں کی جارہی ہیں یہ بڑی محرومی کی بات ہے، اس پر عنداللہ مؤاخذہ ہوگا، اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔ آج اُمت پر اللہ تعالیٰ کا جو عذاب آرہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ سنتوں پر کوئی توجہ نہیں، ان کی اتباع کا کوئی اہتمام نہیں ہے البتہ علماء پر نکیر وتنقید میں جری ہوتے جارہے ہیں، یہ سم قاتل ہے، علماء پر اعتراض سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہر ایک اپنے فن کا ماہر ہوتا ہے، علماء دین وشریعت کے ماہر ہیں، ان کی قدر ہم پر واجب ہے ان کی قدر اللہ تعالیٰ ہی کی قدر ہے۔

راقم عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانے کے اہل اللہ پر امت کے زوال کے اسباب کو کھولتا رہتا ہے، جن باتوں کی طرف حضرت والا نے توجہ دلائی ہے وہ توجہ دینے اور عمل کرنے کے لائق ہیں، حق تعالیٰ توفیق عمل نصیب فرمائیں۔ آمین

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم بازاریوں کی ہمنشینی سے بچتے رہو کیونکہ وہ غافل بنادیتی ہے۔

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بازار مال کو بڑھاتا اور دین کو گھٹاتا ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اُمراء کو حکم فرماتے ہیں اور تجار پیشہ کو جمع کرتے، پھر ان سے بیع وشراء کے متعلق سوال کرتے، ان میں سے جسے احکام یاد نہ ہوتے اس کو بازار سے ہٹادیتے۔ اور اس کو حکم دیتے کہ احکام معاملات سیکھو اس کے بعد بازار میں بیٹھو۔ کیونکہ جو بازار میں بدون علم کے بیٹھتا ہے وہ سود کھاتا ہے، ارادہ کرے یا نہ کرے۔ اے دوست! اس میں غور کر اور کسی فاجر کی تعریف نہ کر جب تک تجھے اس کی آفات سے بچنے کا علم نہ ہو۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ جوان پر ظلم کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کے مطابق عمل کرنے کی غرض سے غصہ کو ضبط کر کے اس پر نرمی کرتے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ذاتی نقصان پر کبھی خفا نہ ہوتے۔ ہاں جب کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرتا تو سخت ناراض ہوتے۔ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا، تم ہی ہو جس کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے جلاوطن کیا تھا۔ اگر تم نیک ہوتے تو جلاوطن نہ کرتے۔ والحمد للہ رب العٰلمین

ہو عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مولانا محمد زکی کیفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

طیبہ کی زمیں وہ مرے سرکار کی دنیا
دنیا سے نرالی ہے یہ انوار کی دنیا

ہر خار میں صد رنگ بہاروں کی لطافت
ہر ذرّہ میں اک دولت بیدار کی دنیا

وہ روضہ اطہر پہ برستی ہوئی رحمت
آتی ہے نظر فطرتِ سرشار کی دنیا

کیا شانِ تکلم ہے کہ ہر جنبش لب سے
تخلیق ہوئی مستیٔ کردار کی دنیا

جنت ہے کہ تصویر ترے حسن عمل کی
طوبیٰ ہے تیرے سایۂ دیوار کی دنیا

اس طرح کیا شیر و شکم علم و عمل کو
گفتار کی دنیا ہوئی کردار کی دنیا

سب پر ہے کرم ان کا بُرے ہوں کہ بھلے ہوں
جو پھول کی دنیا ہے وہ خار کی دنیا

خورشید قیامت کی تپش آ نہیں سکتی
جنت ہے ترے سایۂ دیوار کی دنیا

ہے رشکِ اِرم آپ کے فیضانِ نظر سے
مجھ سے بھی خطا کار و گنہگار کی دنیا

فردوس کو بھی رشک ہے جس فرشِ زمین پر
وہ ہے میرے آقا میرے سرکار کی دنیا

توصیف کا حق کیا ہوا دا میری زباں سے
میں ذرّۂ ناچیز وہ انوار کی دنیا

یہ رب محمدؐ سے دُعا ہے میری کیفی
ہو عشقِ محمدؐ میرے اشعار کی دنیا

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

چند رسوم و بدعات

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کیا فرمائیں گے علماء کرام اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب ہاتھ دیکھ کر دولہا دولہن کا جوڑا اچھا بُرا نصیب اور بیماری بتلاتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنا درست نہیں، اس سے پرہیز اور توبہ کریں۔

سوال: بچوں کے چہرہ پر سیاہ داغ نظر بد سے حفاظت کیلئے لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے، نظر کا لگ جانا حق اور ثابت ہے حدیث پاک میں موجود ہے۔ اس سے حفاظت کیلئے جو علاج و تدبیر تجربہ سے ثابت ہو اس کا اختیار کرنا درست ہے جبکہ اس میں کسی ناجائز چیز کا ارتکاب نہ ہو۔ پس اگر یہ غیر مسلموں کا طریقہ و شعار ہو تو اس سے بچنا چاہئے۔

سوال: فال نکالنا یعنی نام نکالنا یہ جائز ہے کہ نہیں؟ جبکہ اکثر مشاہدہ میں یہ بات آ گئی ہے کہ اس میں غلط نام آتا ہے، دوسرے آدمی کو غلط رسوا اور بدنام کیا جاتا ہے اور اکثر چوری دستیاب بھی نہیں ہوتی ہے۔

جواب: یہ فال نکالنا شرعی دلیل نہیں ہے جس کا نام نکلے اس کو چور قرار دے کہ زبردستی اس سے مالِ مسروقہ وصول کرنا اس کو سزا دینا، گرفتار کرانا یا اس کو ذلیل اور رسوا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اس مقصد کیلئے ہو کہ چور ہوگا تو وہ ڈر کر مال واپس کر دے گا۔ تو یہ تدبیر درست ہے۔ لیکن اگر اس تدبیر سے نہ دے تو اس کو یقینی چور نہیں کہا جائے گا۔ اور کسی قسم کی زیادتی کا حق نہیں ہوگا۔

شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

نماز کی (۵۱) سنتیں -- قعدہ کی (۱۳) سنتیں

۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا۔
۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا
۳) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت کی اُنگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دینا۔
۴) قعدۂ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔
۵) درود شریف کے بعد دُعائے ماثورہ اُن الفاظ میں جو (قرآن وحدیث کے مشابہ ہوں) پڑھنا۔
۶) دونوں طرف (دائیں بائیں) سلام پھیرنا۔
۷) سلام کی اِبتدا داہنی طرف سے کرنا۔
۸) اِمام کو مقتدیوں، فرشتوں اور صالح جنات کی نیت کرنا۔
۹) مقتدی کو اِمام، فرشتوں اور صالح جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔
۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔
۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔
۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔
۱۳) مسبوق کو اِمام کے فارغ ہونے کا اِنتظار کرنا۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

ماہنامہ دعوۃ الحق
شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ مارچ 2023ء

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج مفتی ابوعمار زاہد الراشدی صاحب مدظلہ العالی

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۹) تہمت لگانا۔

یعنی بے قصور شخص پر الزام لگانا کسی نے اگر کسی پر زنا کی تہمت لگادی تو قرآن میں اسّی کوڑے اس کی سزا بتلائی گئی ہے۔

(۱۰) دھوکا دینا۔

جو شخص دھوکا دیکر غلط نوٹ چلاتا ہے غلط بات کہہ کر مال بیچتا ہے کم تول کر پورا بتلاتا ہے اللہ بھی ایسا ہی معاملہ کرے گا مومنین کی طرح نور دیدیا جائے گا پلصراط سے گذرتے وقت نور چھین لیا جائے گا اور جہنم میں گر پڑے گا۔

گناہ کے نقصانات

(۸۳) اللہ تعالیٰ حاکموں کے دلوں میں رعایا کیلئے غضب وغصہ پیدا فرمادیتے ہیں پھر وہ ان کو سخت عذاب وسزا کی تکلیف دیتے ہیں۔

(۵) الایمان بالیوم الاخر

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

قیامت کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۱۳ دوزخ پیدا ہو چکی ہے جو کہ کافروں اور مشرکوں ہی کیلئے تیار کی گئی ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور ان کو اس میں موت نہ آئے گی، اس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کی سزائیں ہیں یہ اللہ کے غضب اور عذاب کا گھر ہے۔

عقیدہ:۱۴ جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور رسول نے ان کا جہنمی ہونا بتلایا ہے ان کا جہنمی ہونا یقینی ہے ہم ان سب کو جہنمی مانتے ہیں۔

عقیدہ:۱۵ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر اللہ کے فضل سے یا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جنت میں جائیں گے خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

یہ عالم عیش وعشرت کا یہ حالت کیف ومستی کی
بلند اپنا تخیل کر یہ سب باتیں ہیں پستی کی
جہاں دراصل ویرانہ ہے گو صورت ہے بستی کی
بس اتنی سی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی
"کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہو جائے"

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)